Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور (پاکستان)

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم یکشنبہ

۸ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ

جلد ۴/۳۸	۲۵ احسان ۱۳۲۹ ہش	۲۵ جون ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۴۸

اخبار احمدیہ

کوئٹہ ۲۳ جون - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں۔

—" سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پاؤں میں ابھی درد ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— کوئٹہ ۲۴ جون:- سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صحت کے دریافت کرنے پر فرمایا۔ " درد اب کچھ تیز ہو رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شیخ مبارک احمد بخیریت ممباسہ پہنچ گئے

ممباسہ ۲۴ جون:- سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مبلغ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ میں کل بخیریت ممباسہ پہنچ گیا ہوں۔ میری طرف سے تمام احباب جماعت کی خدمت میں السلام علیکم کا ہدیہ پیش کر کے دعا کی درخواست کریں۔

احباب اس اپنے مجاہد بھائی کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

مرکزی حکومت نے سندھ خیرپور اور بہاولپور میں گندم کی کم سے کم قیمتیں مقرر کر دیں

کراچی ۲۴ جون:- آج حکومت پاکستان کی طرف سے وزیر خوراک پاکستان نے سندھ۔ خیرپور اور بہاولپور میں گندم کی کم سے کم قیمتوں کے تعین کا اعلان کر دیا ہے۔ سندھ میں یہ قیمت ۴/۱۲ اور خیرپور میں ۱۲/۶ ہو گی۔ بہاولپور کی حکومت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کم سے کم قیمت ۶ روپے اور ۶ روپے ۴ آنے کے درمیان مقرر کرے۔ آپ نے آج اخباری نمائندوں کی کانفرنس میں بتایا۔ کہ حکومت صوبائی اور ریاستی حکومتوں میں گندم کی کم سے کم قیمت برقرار رکھنے کا تہیہ کر چکی ہے۔ اور بین الاقوامی منڈی میں اس کی قیمت گر جانے کے باوجود امداد دے کر اسے برقرار رکھے گی۔ پنجاب کے متعلق معاملہ ابھی زیادہ زیر غور ہے۔ امید ہے ہفتے کے اندر اندر اس کا اعلان بھی کر دیا جائے گا۔ سندھ اور خیرپور میں جو ۱/۴ کا فرق ہے وہ مرکزی حکومت خیرپور خود پورا کرے گی۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ کراچی میں ۱۰ جولائی کو راشن بندی ختم کی جا رہی ہے۔ اب صرف پشاور ایسی ہی راشن بندہ جلے گا۔ جہاں ایک ماہ کے بعد ختم کیا جائے گا۔

جدہ میں نیشنل بنک کی شاخ کا قیام

کراچی ۲۴ جون:- زائرین حج کی سہولت کے لئے جدہ میں نیشنل بنک آف پاکستان کی شاخ کھول دی گئی ہے۔ یہ شاخ سٹیٹ بنک آف پاکستان کی طرف سے ایجنٹ کی حیثیت سے کرنسی کی ایکسچینج کا کام بھی کرے گا۔

— کراچی ۲۴ جون حکومت پاکستان نے ایکسپورٹ چائے پر ۱/۹ کے حساب سے ٹیکس لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔

سر اوون ڈکسن کی مصروفیات

سری نگر ۲۴ جون:- اقوام متحدہ کے نمائندے آج ہوائی جہاز سے جموں اور پونچھ کا دورہ کر رہے ہیں۔ آپ آج صبح سری نگر سے روانہ ہوئے تھے اور کل شام تک واپسی کی امید کی جاتی ہے۔ اس کے بعد ہوا سے لداخ کے دو سارے ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کا دورہ کر چکے ہوں گے۔

— پارہ چنار ۲۴ جون۔ قبائلیوں کی دستکاری کی تربیت کیلئے پارہ چنار میں ایک صنعتی تربیت گاہ قائم کی ہے۔ پہلی دفعہ ۳۰۰ آدمیوں کو تربیت دی جائے گی۔

— پیرس ۲۴ جون۔ فرانس میں موسیو بیدو کی حکومت نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ یہ استعفیٰ قرارداد اعتماد کے پیش ہونے سے عمل پذیر ہوا۔ حکومت کے خلاف ۳۵۲ ووٹ ڈالے گئے۔ اور ۲۳۰ حکومت کے حق میں ڈالے گئے۔

کانفرنسیں جاری رہیں

ڈھاکہ ۲۴ جون:- آج دونوں ملکوں کی اقلیات کی مشاورتی کمیٹی کا اجلاس پھر ہوا۔ جس میں دونوں ملکوں کے پریس کے تعاون کا جائزہ لیا گیا۔ اسی طرح مرکزی اخبارات کی کانفرنس کا اجلاس بھی آج ڈھاکہ میں دو گھنٹے تک جاری رہا۔ دونوں کمیٹیوں کے کل بھی اجلاس ہوں گے۔

اہل تھل پر خرید اراضی کی پابندی کی وجہ

لاہور ۲۴ جون۔ انتقال اراضی پنجاب کی تازہ ترمیم سے لوگوں میں کچھ غلط فہمی سی پائی جاتی ہے۔ نئی ترمیم کے مطابق پنجاب میں مقیم تمام اشخاص قطع نظر اس بات کے کہ وہ مسلم ہیں یا غیر مسلم آپس میں اراضی خرید و فروخت کر سکتے ہیں۔ البتہ تھل پراجیکٹ کی حدود کے اندر غیر علاقہ کے لوگ حکومت کی اجازت کے بغیر اراضی خرید نہیں سکتے۔ یہ تحفظ اس لئے کیا گیا ہے کہ علاقہ تھل کے اُن پسماندہ مالکان اراضی کی حفاظت کی جائے جن کی مالیت میں نہری پانی سے سیراب ہونے کی بدولت معتدبہ اضافہ ہو رہا ہے۔ اور جن سے لوگ بصورت دیگر ناجائز فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ علاقہ تھل کے باشندے صوبے کے کسی دوسرے مقام میں چاہیں۔ تو اراضی خرید سکتے ہیں۔

اسٹالین کو فوجی بغاوت کا اندیشہ ہے

لندن ۲۴ جون:- ایک سابق روسی سٹاف افسر " مانچسٹر گارڈین " میں سوویٹ فضائیہ کے متعلق ایک مضمون لکھتے ہوئے رقمطراز ہے۔ کہ سوویٹ فضائیہ اب تک اعلیٰ درجہ کا لڑاکا دستہ کیوں نہیں بنا سکی۔ اس کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ سوویٹ فوجوں کو بیرونی دشمنوں سے زیادہ خود اسٹالین کے اس خوف سے نقصان پہنچا ہے۔ کہ فوج کی حمایت اُن کا اقتدار ختم کر دے گی۔ مقالہ نگار کا کہنا ہے کہ ۱۹۴۵ء تک ۸ برسوں میں ۵ بار سوویٹ کے کمانڈر انچیف بدلے گئے ہیں۔ اور موجودہ کمانڈر انچیف کلنفیٹ دوشتسی کی پوزیشن بھی مضبوط نہیں ہے۔ مقالہ نگار لکھتا ہے۔ کہ فضائیہ کے معمولی آدمیوں کے ساتھ بھی بہتر سلوک ہوتا ہے۔ انہیں زیادہ تنخواہ اور بہتر غذا ملتی ہے۔ لیکن خرابی یہ ہے کہ ۱۹۴۶ء کی تبدیلیوں کے بعد سے فضائیہ میں سیاسی تربیت پر زیادہ تربیت دی جانے لگی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سوویٹ ہوا باز اپنے فرائض سے فارغ ہونے پر مجبوراً سوویٹ لیڈروں کی سوانح حیات کا بھی مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔

گزدر کا تار ابن سعود کے نام

کراچی ۲۴ جون پورٹ حج کمیٹی کے صدر مسٹر محمد ہاشم گزدر نے سلطان ابن سعود کے نام ایک تار کے ذریعہ درخواست کی ہے۔ کہ وہ پاکستانی زائرین حج پر سے جدہ نہ اتر سکنے کی پابندی اٹھا لیں کیونکہ ان کے پاس ایسے ہیلتھ سرٹیفکیٹ ہیں۔ جن کی رو سے وہ دنیا کے ہر خطے میں اتر سکتے ہیں۔

لاہور ۲۴ جون:- حکومت پنجاب کے تمام دفاتر میں ۲۴ جولائی تک کام کا وقت ساڑھے سات بجے سے بارہ بجے دوپہر تک ہو گا۔

زائرین عرس متوجہ ہوں

لاہور ۲۴ جون:- پاکستان بھارتی پنجاب میں حضرت بو علی قلندر کے سالانہ عرس میں شریک ہونے والے زائرین کی پارٹی ۲۷ جون ۱۹۵۰ء کو ساڑھے ۷ بجے صبح والٹن کیمپ سے بول سکرٹریٹ سے روانہ ہو گی۔ منظور شدہ احباب کو سات بجے ہی موقع پر پہنچ جانا چاہیئے۔

ریڈیالوجی کی بین الاقوامی کانگرس

لندن (ریڈیو سے) ۲۴ جون:- اگلے مہینے دنیا بھر کے ڈاکٹروں کا ایک اجتماع لندن میں منعقد ہو گا۔ یہ ریڈیالوجی کی پانچویں بین الاقوامی کانگرس ہو گی۔ اور ۲۳ جولائی سے ۲۹ جولائی تک جاری رہے گی۔

انتالیس ۳۹ ممالک سرکاری وفود بھیج رہے ہیں۔ ہر وفد کے پانچ ممبر ہوں گے۔ لیکن حاضرین کا زیادہ تر تناسب ریڈیالوجی کے ماہرین کا ہو گا۔ جو ممبر ممالک ریڈیالوجی انجمنوں کی طرف سے آزاد نمائندوں کی حیثیت سے آئیں گے۔ ڈاکٹر انیس قاضی حق اور ڈاکٹر ایم رمضان پاکستان کی نمائندگی کریں گے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

"آزاد" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بے مثال خدمتِ اسلام

اور

کامیابی کا اعتراف

از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ

تمام انبیاء پر ان کے مخالفین نے یہ اعتراض کیا ہے کہ وہ نبوت کے جھوٹے مدعی ہیں۔ اپنی ذاتی خواہش کو پورا کرنے کے لئے انہوں نے حالات کے مطابق دعوے کئے تھے انما یعلمه بشر۔ آپ اگر یورپ کے پادریوں کی کوئی کتاب اسلام کے متعلق پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے دعوے کو بزعم خویش آج تک اسی طرح تجزیہ کرتے ہیں کہ آپ نبی بننا چاہتے تھے اور ملکی حالات بھی اس کے لئے مقتضی تھے۔ پہلے بعض اچھے کام کر کے مقبول ہو گئے اور پھر دعوئے نبوت کر دیا۔ احرار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بالکل اسی طرح کا نظریہ عوام الناس کے سامنے پیش کیا ہے۔ قاضی احسان اللہ صاحب زیر عنوان "مرزا غلام احمد قادیانی بام ترقی پر" لکھتے ہیں:۔

"اگرچہ نبی کا لقب اپنے اوپر چسپکنے کی خواہش مرزا صاحب کے دل میں اس وقت سے تھی جب آپ عدالت سیالکوٹ کی محرری سے فارغ ہوئے تھے۔ لیکن دنیا کے سامنے مبلغین و منادی کی حیثیت میں جلوہ گر ہونے وقت غالباً یہ بات آپ کے وہم و قیاس میں بھی نہ تھی۔ کہ آپ چند ہی سال میں مہدی و مسیح موعود اور پھر نبی بن کر اس مرتبہ عالیہ تک جا پہونچیں گے۔ جہاں سب بلندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت آپ مبلغ کی حیثیت میں جلوہ گر ہوئے اس وقت ان ناکامیوں کے پیش نظر جو اس وقت تک آپ کو اپنے عزائم میں ہوئی تھیں۔ یہ توقع بھی نہ تھی۔ کہ آپ واعظانہ حیثیت میں بھی کامیاب ہو سکیں گے۔ لیکن جب آپ واعظانہ حیثیت میں کامیاب ہو گئے اور مسلمانوں نے اس خیال سے ان کے قدموں میں قرضہ ہائے سیم ڈھیر لگا دیئے کہ عیسائیت کے اس مقابلہ میں جس جرأت سے اس قادیانی واعظ نے عیسائیوں کے دانت کھٹے کئے ہیں وہ اسی کا حصہ ہے۔ لہٰذا اس کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیئے۔

(آزاد ۱۸ جون ۱۹۵۰ء صفحہ ۲)

اس عبارت میں احراری ساحر کو آخر اعتراف کرنا پڑا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوے غیر معمولی حالات میں تھا۔ اور آپ کو عیسائیت کے مقابلہ میں تمام جبہ پوشوں اور سجادہ نشینوں اور مولویوں سے وہم و قیاس سے بڑھ کر کامیابی حاصل ہوئی۔ آپ کی اس بے لوث دینی خدمت کا ہر کہ ومہ نے اعتراف کیا "سیالکوٹ کی محرری سے فارغ" ہونے والا انسان چند ہی سالوں میں اسلام کے اس بے مثال دفاع کی توفیق پاتا ہے۔ کہ عیسائیوں کے دانت کھٹے کر دیتا ہے۔ کیا یہ توفیق انسان کا کاروبار ہے یا اللہ تعالےٰ کی قدرت کا عظیم الشان نشان؟ اے سوچنے والو! خدا کے لئے ذرا سوچو تو سہی۔

اطفال کی تنظیم

اطفال کی تنظیم و تربیت خدام الاحمدیہ کے پروگرام کا ایک نہائت ضروری حصہ ہے۔ جسے کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اطفال کا پروگرام ایک ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے جو انشاء اللہ عنقریب جملہ مجالس کو بھجوا دیا جائے گا۔ لیکن اطفال کی تنظیم اور ان کی تربیت نہائت ضروری ہے۔ اطفال قوم کی امانت ہیں۔ انہوں نے آگے چلکر خادم بننا ہے۔ اور پھر جماعت کے کام کو اپنے ذمہ لینا اور اسے چلانا ہے۔ اس لئے ان کی ابھی سے اس قسم کی تربیت ہونی چاہیئے۔ کہ وہ آئندہ زندگی میں سلسلہ کے لئے مفید ثابت ہو سکیں۔ ان کی اچھی تربیت کرنا خدام الاحمدیہ کا فرض ہے۔ پس آپ مربی مقرر کر کے اطفال کی تربیت کریں۔ انہیں نمازوں میں باقاعدگی کی عادت ڈالیں۔ خدمت خلق کا جذبہ ان میں پیدا کریں۔ اطفال کی تربیت کے متعلق مساعی خدام الاحمدیہ کی ماہانہ رپورٹ میں درج ہو کر ہر ماہ مرکز میں آنی ضروری ہیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

کوائف ربوہ

روانگی ۲۱ جون کو ملک محمد شریف صاحب ساڑھے سات بجے کی گاڑی سے اٹلی کے لئے روانہ ہوئے احباب کثرت سے سٹیشن پر موجود تھے۔ دعاؤں کے ساتھ اپنے بھائی کو الوداع کہا

تراویح۔ ربوہ کی تینوں مسجدوں میں تراویح کا انتظام ہے۔ حلقہ ا اور ج میں عشاء کے وقت اور حلقہ ب میں تہجد کے وقت تراویح پڑھی جاتی ہیں۔ حلقہ ا میں حافظ محمد یوسف صاحب اور ب اور ج میں حافظ محمد رمضان صاحب تراویح پڑھاتے ہیں۔

دفتر محاسب کی طرف سے وقت کی پہچان کے لئے گھنٹہ بجانے کا انتظام کیا گیا۔ سحری اور افطاری کے وقت روزہ کے لئے بیدار کرنے کے لئے بھی گھنٹہ بجایا جاتا ہے۔ (عبدالحمید آصف جنرل سکرٹری)

تحریکِ ستمبر

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی تھی۔ کہ "مصیبت کے وقت میں زیادہ کماؤ۔ کم خرچ کرو۔ زیادہ سے زیادہ چندہ دو۔ اب کم سے کم چندہ پچاس فی صدی آمد ہونا چاہیئے۔ اس سے زیادہ جتنی توفیق خدا تعالےٰ عطا فرمائے"

پھر فرمایا:۔

"غور کرنے پر میں نے اس سکیم میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں۔ جن کا میں آج اعلان کر دینا چاہتا ہوں وہ تبدیلی یہ ہے کہ بجائے ۲۵ فیصدی کے ۱۶ ½ فیصدی اور بجائے ۵۰ فیصدی کے ۳۳ فیصدی رکھی جائے۔"

حضور نے اس تحریک کا نام تحریک ستمبر پسند فرمایا ہے جو احباب اس طور پر اپنا چندہ دینے کا اقرار کریں ان کے باقی تمام چندے اس میں شمار ہوں گے۔ سوائے حفاظت مرکز کے چندہ کے جو کہ ایک بھاری رقم ہے۔ جو شخص ۲۵ فیصدی کا وعدہ کرے۔ اس سے یہ چندہ الگ نہ لیا جائے گا۔ اور جو اس سے کم کا وعدہ کرے۔ اس سے حفاظت مرکز کا چندہ علاوہ لیا جائے گا۔

جملہ سیکرٹریان مال جلد سے جلد تحریک ستمبر میں حصہ لینے والوں کا وعدہ اور ادائیگی چندہ کی فہرست دفتر بیت المال کو ذیل کے نقشہ کے مطابق ارسال فرمائیں تاکید ہے

۱ نام وعدہ کنندہ	۲ آمد ماہوار	۳ شرح موعودہ فیصدی	۴ چندہ ماہوار مطابق شرح موعودہ
زید	۱۰۰/-	۳۳/-	۳۳/-

تقسیم چندہ مطابق ہدایت معطی

۱ چندہ عام	۲ جلسہ سالانہ	۳ تحریک جدید	۴ مرکز پاکستان	۵ کوئی اور چندہ جو اس میں شامل کرنا ہو
۱۰/-	۱/-	۵/-	۵/-	کالج ۲/- منارہ ہال ۴/- کشمیر فنڈ ۱/-

رقم جو تابع مرضی حضور خرچ ہو یعنی تحریک ستمبر ۵/-

(ناظر بیت المال)

بقیہ صفحہ ۳

ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ یہودی پیلاطوس کو دھمکی دیتے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"اس پر پیلاطوس اس کے چھوڑ دینے میں کوشش کرنے لگا۔ مگر یہودیوں نے چلا کر کہا اگر تو اس کو چھوڑ دیتا ہے تو قیصر کا خیر خواہ نہیں جو کہ اپنے آپ کو بادشاہ بناتا ہے۔ قیصر کا مخالف ہے۔ (یوحنا ۱۹/۱۲)

پیلاطوس کا پانی سے ہاتھ دھو کر اپنے آپ کو یسوع مسیحؑ کے خون سے بری قرار دینا۔ پیلاطوس کی بیوی کا خواب اور کئی دیگر قرائن سے صاف واضح ہو جاتا ہے۔ کہ پیلاطوس اور مسیحؑ کے دوستوں نے مکر خونخوار یہودیوں کی آنکھوں میں خاک جھونکی تھی۔ اور اس نیک اور بے گناہ انسان کو بچانے کے لئے ہر طرح کے سامان خفیہ طور پر کر رکھے تھے۔ اناجیل سے اس پاک سازش کی صاف نشاندہی ہوتی ہے۔ اس لئے اغلب ہے کہ یسوع مسیحؑ کو صرف چند منٹ ہی صلیب پر رہنے دیا گیا ہو۔ واللہ اعلم

روزنامہ —— الفضل —— لاہور

۲۵ جون ۱۹۵۰ء

مسیح کتنی مدت صلیب پر رہا

کل ہم نے یسوع مسیحؑ کے صلیبی واقعہ کے متعلق انجیلوں کے مصنفوں کے دو نہایت واضح اختلافات دکھائے تھے۔ آج ہم ایک اور نہایت اہم اختلاف دکھائیں گے۔ جس سے معلوم ہوگا کہ مسیح موعود علیہ السلام نے جو صلیب پر لٹکائے جانے کی مدت تین یا دو گھنٹے یا چند منٹ بتائی ہے۔ اس اختلاف کی بنیاد خود ان اناجیل میں ملتی ہے۔ پہلے ہم ایک بنیادی چیز عرض کرتے ہیں۔ جو خود مرقس کی انجیل میں ملتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

جب شام ہوگئی تو اس لئے کہ تیاری کا دن تھا جو سبت سے ایک دن پہلے ہوتا ہے۔ ارمتیہ کا رہنے والا یوسف آیا۔ جو عزت دار مشیر اور خود بھی خدا کی بادشاہت کا منتظر تھا۔ اور جرأت سے پیلاطوس کے پاس جاکر یسوع کی لاش مانگی۔ اور پیلاطوس نے تعجب کیا کہ وہ ایسا جلد مر گیا۔ اور صوبہ دار کو بلا کر اس سے پوچھا اس کو مرے ہوئے دیر ہوگئی؟ جب صوبہ دار سے حال معلوم کر لیا تو لاش یوسف کو دلا دی

(مرقس ۱۵/۴۲-۴۵)

دیکھئے پیلاطوس نے بھی تعجب [illegible] ہر کیا ہے کہ یسوع مسیحؑ اتنی جلد فوت ہوگئے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صلیب پر فوت ہونے کی مدت معمولی طور پر کافی لمبی ہوتی تھی۔ اگر اصل مدت اور اس مدت میں جتنی مدت میں یسوع فوت ہونے ظاہر کئے گئے تھے معمولی تفاوت ہوتا تو پیلاطوس کو اظہار تعجب کی ضرورت نہ تھی۔ تعجب تو غیر معمولی حالات کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ پیلاطوس کا تعجب ظاہر کرنا ثابت کرتا ہے۔ کہ یسوع مسیحؑ کی جان نہایت قلیل اور غیر معمولی مدت میں نکلنا ظاہر کی گئی تھی۔ اس لئے "اخوت" کے مضمون میں جو یہ سوال پوچھا گیا ہے۔ کہ "آیا طبی طور پر یہ مدت مسیحؑ کے حق میں زندگی فنا کر دینے کو کافی تھی؟" اس کا جواب ہم یہی دیتے ہیں کہ کافی نہیں تھی ورنہ پیلاطوس اظہار تعجب کیوں کرتا۔ جو کچھ مسیحؑ پر گزرا اُتنا پیلاطوس سے زیادہ اس کا کس کو علم تھا؟

"اخوت" کے مضمون میں جو یہ کہا گیا ہے کہ

خداوند مسیح کو صرف ایک صلیب ہی سے بدنی صدمات نہیں پہونچے تھے بلکہ صلیب سے پہلے خبیث دشمنوں نے آپ کو پوری طرح خستہ اور قیمہ کر ڈالا تھا۔ وغیرہ وغیرہ

سو عرض ہے کہ پیلاطوس یہ سب باتیں جانتا تھا جو کچھ گزرا تھا سب اس کے علم میں تھا انجیلوں کے بیان کے مطابق پیلاطوس ہی نے آپ کو کوڑے لگوائے تھے۔ اس لئے اس کو یہ معلوم تھا لیکن پھر وہی اس کے اتنی جلد فوت ہوجانے پر تعجب کا اظہار کرتا ہے۔ یہ شہادت کوئی باہر سے نہیں لی گئی۔ بلکہ خود مرقس ہی اس کو بیان کرتا ہے۔ کیا پیلاطوس کے تعجب سے صاف ثابت نہیں ہوتا۔ کہ اس نے اپنی رائے کا جو اظہار کیا تھا۔ وہ ان حالات کے مطابق کیا تھا۔ جو یسوع مسیح پر گزرے تھے۔ اس کے باوجود اس کی رائے یہی تھی کہ خواہ کچھ بھی ہو یسوع مسیح کو اتنی جلد جان بحق نہیں ہونا چاہئے تھا۔ یہ ایک غیر معمولی بات تھی۔ اس لئے اس نے نہ صرف اظہار تعجب ہی نہیں کیا۔ بلکہ صوبہ دار کو بلا کر خاص طور پر اس کی تصدیق بھی کرائی۔ (اصل بات یہ ہے کہ پیلاطوس کا تعجب بھی بناوٹی تھا۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یسوع مرا نہیں۔ وہ خود اسکو بچانا چاہتا تھا۔)

اس سے یہ ثابت ہوا کہ یسوع مسیح غیر معمولی قلیل مدت تک صلیب پر رہا تھا۔ یہاں تک کہ اس کی وفات پر شک ہی نہیں بلکہ تعجب کیا گیا۔ پیلاطوس کوئی معمولی آدمی نہیں تھا۔ کہ جس کو ان باتوں کا علم نہ ہو۔ اس لئے اس کی شہادت کو مرقس نے اسکو معتبر ہی سمجھ کر بیان کیا ہے۔

یہ تو ہے بنیادی چیز اب آیئے آپ کو یہ بھی دکھائیں کہ مرقس نے جو یہ کہا ہے کہ

"پہر دن چڑھا تھا جب انہوں نے اسکو صلیب پر چڑھایا" (مرقس ۱۵/۲۵)

بالکل جھوٹ ہے ملاحظہ ہو

پیلاطوس یہ باتیں سنکر یسوع کو باہر لایا۔ اور اس جگہ جو چبوترہ اور عبرانی میں گبتا کہلاتی ہے تخت عدالت پر بیٹھا یہ فسخ کی تیاری کا دن تھا۔ اور چھٹے گھنٹے کے قریب تھا۔

(یوحنا ۱۹/۱۳-۱۴)

"اخوت" کے مضمون نگار کے حساب کے مطابق چھٹا گھنٹہ "دوپہر" کو ہوتا ہے۔ یوحنا کے بیان کے مطابق چھٹے گھنٹہ میں تو ابھی یسوع مسیحؑ پیلاطوس کے ہی سامنے ہے۔ اور وہ اس سے باتیں کر رہا ہے۔ اس کے بعد اس نے یہودیوں سے کہا تھا کہ

"دیکھو یہ ہے تمہارا بادشاہ"

(یوحنا ۱۹/۱۴)

پھر یہودیوں سے باتیں ہوئیں اور اس کے بعد اس نے یسوع کو ان کے حوالے کیا اور

"پس وہ یسوع کو لے گئے، اور وہ اپنی صلیب آپ اٹھائے ہوئے اس جگہ تک باہر گیا۔ جو کھوپری کی جگہ کہلاتی ہے۔ جس کا ترجمہ عبرانی میں گلگتا ہے"

(یوحنا ۱۹/۱۷)

مرقس میں اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

"وہ اور بھی چلائے کہ اسے صلیب دے پیلاطوس نے ان کو خوش کرنے کے ارادہ سے ان کے لئے برابا کو چھوڑ دیا اور یسوع کو کوڑے لگوا کر حوالے کیا تاکہ صلیب دی جائے۔ اور سپاہی اس کو صحن میں لے گئے۔ جو پریٹوریَن کہلاتا ہے اور ساری پلٹن کو بلا لائے۔ اور انہوں نے اسے ارغوانی چوغہ پہنایا اور کانٹوں کا تاج بنا کر اس کے سر پر رکھا۔ اور اسے سلام کرنے لگے کہ اے یہودیوں کے بادشاہ آداب اور وہ اس کے سر پر سرکنڈہ مارتے اور اس پر تھوکتے۔ اور گھٹنے ٹیک ٹیک کر اسے سجدہ کرتے رہے۔ اور جب اسے ٹھٹھوں میں اڑا چکے۔ تو اس پر سے ارغوانی چوغہ اتار کر اسی کے کپڑے اسے پہنائے پھر اسے صلیب دینے کو باہر لے گئے۔ اور شمعون نام ایک کرینی آدمی سکندر اور روفس کا باپ وہاں سے آتے ہوئے ادھر سے گزرا۔ انہوں نے اسے بیگار میں پکڑا کہ اس کی صلیب اٹھائے اور وہ اسے مقام گلگتا پر لائے جس کا ترجمہ کھوپڑی کی جگہ ہے۔ اور مر ملی مئے اسے دینے لگے مگر اس نے نہ لی اور انہوں نے اسے صلیب پر چڑھایا۔

(مرقس ۱۵/۱۵-۲۴)

مرقس نے جو کچھ ان آیتوں میں بیان کیا ہے۔ یہ سب کچھ پیلاطوس کے پاس سے چلے آنے کے بعد کے واقعات ہیں یوحنا کے مطابق چھٹے گھنٹے کے بعد پیلاطوس کے پاس سے یسوعؑ کو لایا گیا تھا۔ ان باتوں میں جو مرقس نے بیان کی ہیں چار پانچ گھنٹے لگ جانا معمولی بات ہے۔ اس طرح ثابت ہوتا ہے کہ یسوع کو تیسرے پہر کے بعد کہیں جاکر صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ بے شک یوحنا نے یہ واقعات پہلے آنے سے پہلے لکھے ہیں۔ مگر اس میں ہمارا قصور نہیں ہے کہ مرقس اور متی نے ان کو بعد میں لکھا ہے اگر ان واقعات کو پہلے بھی مانا جائے۔ تو پھر بھی یوحنا کے مطابق یسوع مسیحؑ کے صلیب تک پہنچنے میں کافی وقت لگا ہوگا۔ کیونکہ وہ ضعیف اور نڈھال تھا۔ اور صلیب کا بوجھ اٹھائے ہوئے تھا دوڑ کر تو چلا نہیں جا سکتا تھا بلکہ نہایت آہستہ آہستہ چلتا ہوگا۔ پھر راستہ میں تماشائی بھی روکتے ہوں گے۔ دو تین گھنٹے سے کم کیا وقت لگا ہوگا۔

یہ انجیلیں وہی ہیں جن پر عیسائیوں کا ایمان ہے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے نہیں بنائیں۔ اب فرمایئے اگر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے یسوع مسیحؑ کے صلیب پر رہنے کی مدت تین یا دو گھنٹے یا چند منٹ بتائی ہے۔ تو اس میں آپ کا کیا قصور ہے۔ آپ اپنے رسولوں سے پوچھیں کہ انہوں نے کیوں ایسی متضاد باتیں لکھی ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ ان چاروں مصنفین اناجیل میں سے شاید یوحنا کے سوا کسی کو بھی حقیقت کا علم نہیں تھا۔ یوحنا کے متعلق بھی ہم نے اس لئے کہا ہے۔ کہ خود اسی کی انجیل میں لکھا ہے کہ

یہ وہی شاگرد ہے جو ان باتوں کی گواہی دیتا ہے۔ اور جس نے انہیں لکھا ہے (یوحنا ۲۱/۲۴)

اصل بات یہ ہے کہ مغربی محققین کا اس انجیل کے مصنف اور زمانہ تالیف کے متعلق بھی باہمی اختلاف ہے ہم پھر کسی وقت اس امر پر بحث کریں گے۔ اس وقت ہم صرف ایک بنیادی بات کہنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

خود اناجیل کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نیک پیلاطوس اور ارمتیہ کے رہنے والے یوسف کے مابین جو مشیر بھی تھا اور یسوع مسیحؑ کا معتقد بھی تھا ایک نیک سازش تھی۔ کہ جس طرح ہو سکے مسیح کو خونخوار یہودیوں کے پنجہ سے بچا لیا جائے۔ لیکن وہ کھلم کھلا

مذہبی تحقیق کی بنیاد خدا ترسی پر ہونی چاہیئے

شیعہ مناظر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب کا ایک خط

(از مکرم مولٰنا ابو العطاء صاحب فاضل پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر)

تحقیق کا طریق یہ ہے۔ کہ انسان خلوص اور آزادی سے دوسروں کے خیالات سنے اور اپنے خیالات کو سنائے۔ حقیقت اور سچائی جس جگہ سے ملے اسے اپنانا فرض ہے۔ لیکن بہت سے انسانوں کی گمراہی کی ایک بڑی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنے سے اختلاف رکھنے والے کے خیالات کو سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ بلکہ اپنی کثرت تعداد کی وجہ سے جبر اور زور سے دوسری آواز کو دبانا چاہتے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام کے اتباع ابتداء میں کمزور اور تھوڑے ہوتے ہیں۔ اسی لئے ان کے مخالف ہمیشہ ظالمانہ رویہ اختیار کرتے ہیں۔ ان پر تشدد کرتے ہیں۔ انہیں مظالم کا تختۂ مشق بناتے ہیں۔ انہیں وطنوں سے بے وطن کرتے ہیں اور ستم بالائے ستم یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کی تبلیغ میں روکیں ڈالتے ہیں۔ انہیں اپنی مجالس میں آنے سے منع کرتے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کو ان کی مجلسوں میں بیٹھنے سے روکتے ہیں۔

قرآن مجید میں آیا ہے۔ کہ کفار کے لیڈروں نے عوام سے کہا۔ لا تسمعوا لھٰذا القرآن والغوا فیہ لعلکم تغلبون۔ کہ اے لوگو! یہ قرآن مت سنو۔ بلکہ جب یہ پڑھا جا رہا ہو۔ تو تم شور مچا دیا کرو۔ تم اسی ذریعہ سے کامیاب ہوسکو گے۔ یہ طریق کتنا مکروہ اور گھناؤنا ہے۔ کہ کوئی شخص آپ کو خدا کے نام پر خلوص اور ہمدردی سے ایک پیغام دیتا ہے۔ مگر آپ اس کی بات سننے کی بجائے شور مچا دیتے ہیں۔ بے شک یہ ایک ناپسندیدہ طریق ہے۔ لیکن صداقت کے دشمن ہر زمانے میں اسی طریق کو اختیار کرتے رہتے ہیں۔ اور اہل باطل ہمیشہ اسی تارِ عنکبوت کا سہارا لیتے ہیں۔

ہمارا یہ زمانہ تہذیب۔ تمدن اور علم کا زمانہ کہلاتا ہے۔ لیکن اس زمانہ میں بھی انسانوں کا ایک گروہ اپنے زور۔ اپنی کثرت اور اپنی تعداد کے بل بوتے پر جماعت احمدیہ سے تبلیغ کی آزادی چھیننا چاہتا ہے۔ یہ احراری لوگ اپنے آپ کو مذہب کے اجارہ دار قرار دے کر تشدد کر رہے ہیں۔ مگر یہ روش ناحق پر مبنی ہے۔ اسی لئے دیر پا نہیں ہو سکتی۔ اور اسے عمومی قبولیت حاصل نہیں ہو سکتی۔ دانشمند اور خدا ترس لوگ ہر فرقے اور ہر مذہب میں سے اس روش کی مذمت کریں گے۔ بالخصوص وہ جماعتیں جو اپنی صداقت کی اشاعت اور تبلیغ کی خواہاں ہوتی ہیں۔ وہ کسی دوسری جماعت کی تبلیغ میں رخنہ اندازی کو بھی پسند نہیں کرتیں۔

احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو ہنگامہ برپا کر رکھا ہے۔ جس میں وہ دوسروں فرقوں کے بعض افراد کی شمولیت ظاہر کرتے ہیں۔ وہ ایسی چیز نہیں۔ جس پر خود ہنگامہ آرائی کرنے والوں کے دل بھی مطمئن ہوں۔ اور امر واقع یہ ہے۔ کہ ہر قوم کا بیشتر حصہ اس فساد انگیزی سے بیزار ہے۔ اور وہ اپنے خیالات کی تبلیغ کے ساتھ ساتھ دوسروں کے خیالات سننے کے بھی حامی ہیں۔

دو ماہ پیشتر احمد نگر میں شیعہ صاحبان کا ایک تبلیغی جلسہ ہوا۔ شیعہ مقررین جناب مولوی محمد بشیر صاحب آف ٹیکسلا اور جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب آف گوجرہ نے اس بات پر خاص زور دیا۔ کہ پاکستان میں ہر خیال کے انسان کو تبلیغ کی اجازت ہونی چاہیئے۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی شورش کی مذمت کی۔ اور کہا۔ کہ آج یہ شوریدہ سر عنصر احمدیوں کے خلاف ہے۔ کل کو شیعوں کے خلاف ہوگا۔ بلکہ اب بھی جہاں انہیں موقعہ ملتا ہے۔ شیعوں کو واجب القتل اور گردن زدنی قرار دیتے ہیں۔ شیعہ صاحبان کے فاضل مقررین نے ہمارے عقائد پر بھی تہذیب کے ساتھ اعتراضات کئے۔ اور ہم نے جواب دیئے۔ لیکن ان کا تبلیغ کے لئے زور دینا قدر مشترک تھا۔ ایک مجلس میں مولوی محمد بشیر صاحب نے تو یہاں تک فرمایا تھا۔ کہ اگر حکومت کسی کی آزادیٔ تبلیغ میں روک ڈالے۔ تو اس کے لئے ہم قید ہونے کے لئے بھی تیار ہیں۔ بہر حال شیعہ صاحبان کا معقول طبقہ آزادیٔ تقریر و تحریر کا حامی ہے۔ بایں ہمہ وہ اپنے خیالات کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس سلسلے میں شیعہ مناظر مولوی محمد اسماعیل صاحب آف گوجرہ کا مکتوب مورخہ ۳ اپریل ۵۰ء درج ذیل ہے۔

مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں:-

"مکرم مولانا ابو العطاء و قاضی صاحبان زادکم اللہ تحقیقاً۔ سلام علیکم! مزاج مقدس۔ قلت وقت۔ کثرت مجالس کی وجہ سے زیادہ دیر تک احمد نگر نہ ٹھہر سکا۔

آپ کے اخلاق فاضلہ کے تاثرات تا حال قلب میں موجزن ہیں۔ اللہ تعالیٰ دیگر مسلمانوں کو بھی جذبۂ حسن عملی اور شوق تحقیق عطا فرما دے۔ کاش جماعت احمدیہ کے اعتقادات بھی ثابت از قرآن مجید و حدیث شریف ہوتے۔

کیا آپ میری تقریر کے بعض حصص کا جواب تحریراً مجھے بھیج کر شکریہ کا موقع دیں گے۔ خصوصاً آل محمدؐ کا مفہوم مع جوابات ادلہ پیش کردہ ختم نبوت اور اجرائے نبوت مع مفہوم خاتم الخلفاء و مہدیٔ آخر الزمان پیش شدہ۔

وفات مسیح اور نبوت مسیح ابن مریم علیہ السلام بآمد ثانی میرے نزدیک متحقق ہے۔ میں مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی بصورت رجعت مانتا ہوں۔ اور ظہور امام عجل اللہ وجدہٗ بصورت حقیقت اور انشاء اللہ میں وقت فرصت ربوہ حاضر ہو کر پورے اطمینان سے آپ کے دلائل سننے کا متمنی ہوں۔ تاقیامت کو مجھے مواخذہ نہ ہو۔ اور "لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب السعیر" کہنے والوں میں نہ ہو جاؤں۔

محمد و آلِ محمدؐ کی نبوت اور امامت پر میرا ایمان تقلیدی نہیں۔ بلکہ استدلالی کشفی ہے۔ مگر غیر انبیاء کا کشف بھی درجہ ظن رکھتا ہے۔ اور استدلال علماء غیر محدود ہونا چاہیئے۔ میں مسیح علیہ السلام کی وفات کو اس طرح مانتا ہوں۔ جیسا ہماری کتابوں میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے۔ میرے ساتھ رجعت پر گفتگو ہوسکتی ہے۔"

مکرم مولوی صاحب کے اس خط پر باہم سلسلہ خط و کتابت جاری ہے۔ میں اس خط کو اس لئے شائع کر رہا ہوں۔ تا لوگ سمجھیں۔ کہ اپنے مذہب پر پختہ رہتے ہوئے بھی تہذیب و شرافت سے تحقیق حق ہوسکتی ہے۔ اور انسان کو قیامت کے مواخذہ سے ڈر کر صداقت کی تلاش کرنی چاہیئے۔ اور حق معلوم ہونے پر اسے قبول کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ تا وہ اسلام کے حقیقی مبلغ بن سکیں۔ اور ہر قسم کی ہنگامہ آرائی اور فتنہ و فساد سے اجتناب اختیار کریں۔ آمین یا رب العالمین۔

بالوں کے متعلق سیدنا المصلح الموعود کا ارشاد

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"پھر اور زیادہ بڑی باتوں کو جانے دو۔ منہ پر کچھ بال رکھ لینا کونسی بڑی مصیبت ہے۔ مگر لوگ ڈاڑھی منڈوا دیں گے۔ اسے رکھنا پسند نہیں کریں گے۔ اور جب انہیں توجہ دلائی جائے۔ تو کہدیں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دین کے ساتھ تعلق تھا۔ ان کو اس سے کیا غرض؟ اور اسلام کو اس سے کیا واسطہ۔ کہ کوئی ڈاڑھی رکھتا ہے کہ نہیں رکھتا۔ مجھ سے ایک دفعہ کچھ نوجوانوں نے گفتگو کی۔ اور کہا۔ ہماری سمجھ میں یہ نہیں آتا۔ کہ اسلام کا ڈاڑھی سے کیا تعلق ہے۔ اور اسلام کو اس سے واسطہ کیا ہے۔ کہ ہم اپنے منہ پر چند بال رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے۔ میں نے کہا۔ واقعی اسلام کو اس سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر اسلام کو اس بات سے ضرور تعلق ہے۔ کہ **محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کی جائے۔** ان کی باتوں کو قبول کیا جائے۔ اور ان کے نمونہ کو اختیار کیا جائے۔

پس یہ سوال نہیں۔ کہ اسلام کا ڈاڑھی سے تعلق ہے یا نہیں۔ بلکہ سوال یہ ہے۔ کہ اسلام کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت سے تعلق ہے یا نہیں۔ اگر تعلق ہے۔ تو پھر ضروری ہے۔ کہ ڈاڑھی کے معاملہ میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اطاعت کی جائے۔ اور جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اتنی چھوٹی سی بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اس سے کب توقع ہوسکتی ہے۔ کہ وہ بڑی بڑی قربانیوں کے لئے تیار ہو سکے گا۔ جو شخص ایک پیسہ دینے کے لئے تیار نہیں۔ وہ ہزار روپیہ کہاں دے سکتا ہے۔ جب اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں میں ابھی ہماری جماعت اس بات کی محتاج ہے۔ کہ اسے بار بار سمجھایا جائے۔ تو وہ بڑے بڑے عظیم الشان تغیرات جو اسلام کے مدنظر ہیں۔ وہ تغیرات پیدا کرنے کے لئے انسان کو اپنا نفس قربان کر دینا پڑتا ہے۔ ان کی باری ہی کب آئے گی۔ ابھی تو سر پر بودے رکھنا اور ڈاڑھیاں منڈوانا اور مونچھیں بڑھانا اور نکٹائیاں لگانا اور پتلونیں پہننا اور سگریٹ نوشی کرنا اور حقہ پینا یہی باتیں ہماری توجہ کو کھینچ رہی ہیں۔ حالانکہ وہ تغیر جو اسلام تمدن عالم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ وہ تغیر جس کے ماتحت امیر اور غریب کا فرق اور حکومت اور رعایا کا امتیاز مٹ جاتا ہے اس کے لئے بہت بڑی بڑی قربانیوں کی ضرورت ہے۔" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۹ مئی ۱۹۳۶ء)

(مرسلہ محمد اسحاق خلیق واقف زندگی ربوہ)

درخواست دعاء

میری ہمشیرہ شریفہ بیگم کراچی ہسپتال میں بیمار تھی۔ اب پہلے کی نسبت آرام ہے مگر کمزور بہت ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں التماس ہے کہ ماہ رمضان میں میری ہمشیرہ کے لئے کثرت سے دعا فرمائیں۔ (عبد الحی احمدی بازار کلاں جہلم شہر)

حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں مصر کی مذہبی حالت

ایک انگریزی مضمون کا ملخص

(ترجمہ از ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و ازلیقہ)

مصری عبادت گاہیں عموماً مستطیل شکل کی ہوتی ہیں۔ مصری مصوروں نے اپنے گرد و پیش کی عمارتوں کو دیکھکر تصویریں کھینچیں جن سے ان کی عبادت گاہوں کا ہو بہو نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ یہ ملک عجیب متضاد باتوں کا مجموعہ ہے۔ یعنی چوڑے میدان۔ عمودی پہاڑیاں۔ زرخیز زمین اور بعض حصے صحرائی دریا مچھلیوں سے بھرپور۔ قاتل مگرمچھ پائے جاتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں قدرتی طور پر عمارت کے بنانے پر اثر انداز ہوتی ہیں عبادت گاہوں کا نقشہ بہت سادہ ہے اگر ضروری باتوں کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کی چار طرفیں ہیں۔ باہر کا صحن۔ اندر کا صحن۔ داخلی کمرہ۔ اندر کا متبرک کمرہ جس میں چٹائیاں لٹکتی ہیں اور لکڑی کے دروازے لگے ہوئے ہیں باہر ادھر ادھر باڑ لگی ہوتی ہے دروازے پر دو بانس جھنڈوں سے سجے ہوتے ہیں۔ اور اندر بت نر یا مادہ رکھا ہوتا ہے افریقہ کے بعض حصوں میں اب بھی اس کی نقل پائی جاتی ہے۔

جب سے کہ تاریخ شروع ہوتی ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ دو قسم کے عبادت خانے ہوتے تھے (۱) دیوتاؤں کی پوجا کے لئے۔ (۲) مردہ بادشاہوں کی پوجا کے لئے۔ قسم اول اب کم پائے جاتے ہیں ان کے نشانات اور بنیادیں تا حال موجود ہیں۔ عبادت خانوں میں کہیں باز کا بت اور بعض جگہ بلی کا بت اور ان سے بھی پرانے زمانے کا حال یہ ہے کہ بعض جگہوں پر مگرمچھ کا بت پایا جاتا ہے .. عبادت خانے ...... نقلی طور پر جھونپڑیوں میں بھی پائے جاتے ہیں اور شاہی عبادت خانے بھی عجیب عجیب پائے جاتے ہیں۔

جیسا کہ بادشاہ اور حاکم کا مکان عام لوگوں کے مکانوں سے بڑا اور اعلیٰ ہوتا تھا اسی طرح بادشاہ کا عبادت گھر بھی بہت ہی اعلیٰ قسم کا ہوتا اور اس میں بت بھی اعلیٰ شان کا ہوتا۔ عام عبادت گھر کانوں یا بید یا کھجور کی شاخوں سے بنے ہوتے جن کو اوپر سے کیچڑ ملکر ڈھک دیتے اس کے بعد مصریوں نے پتھروں سے مکان اور مندر یعنی عبادت گھر اور عبادت بنانے سیکھے ابتدائی پتھر کے عبادت گھر وہ ہیں جو اہرام مصر Pyramids کہلاتے ہیں۔ شاہی قبرستان بھی بہت پرانے پائے جاتے ہیں۔ ان کی غرض مردہ بادشاہ کی عبادت کرنی ہوتی تھی۔ شاہی قبر پر کھانے پکا کر لے جاتے اور چھوڑ آتے۔ پہلے پہل تو پوجا کی جگہ قبر کے پاس ہی ملحق ہوتی۔ لیکن بعد میں جدا کر لی گئی۔

اس کے بعد ایک زمانہ ایسا آیا جب زمین دوز بڑے بڑے کمرے بنا کر رہتے عبادت کرتے جس میں بادشاہ کی مستقل ضروریات مثلاً زندگی کے لئے جمع رکھتے اور مردہ شاہ کو خوراک مہیا کی جاتی۔ اہرام مصر اصل دفنانے کی جگہ تھی وہاں ان کمروں میں ہر قسم کے برتن کا سٹور خانے۔ جو پوجا کرنے اور رسومات ادا کرنے میں مستعمل ہوتے SAQARA کا عبادت گھر سب سے خوبصورت ہے جو کہ تجربتاً بنایا گیا تھا۔ اہرام مصر کی جگہ کوئی ۵۰ میل لمبی ہے اور نیل کے کنارے مغرب کی طرف ہے۔ ہر مینار کے مشرق کی طرف عبادت گھر ہوتے ہیں۔ پوجا کرتے وقت پادری مشرق کی طرف کھڑا ہوتا اور منہ مغرب کی طرف کرتا۔ خصوصاً مردوں کی رسومات ادا کرنے کے لئے۔

حیرانی کی بات ہے کہ عبادت گاہوں کے نیچے بنیاد بہت کمزور ہے۔ کیونکہ دریائے نیل کی طغیانی کے مد و جزر کا اثر بنیادوں پر ہوتا ہے بنیادیں ریت۔ چونہ۔ پتھر وغیرہ سے بنی ہوئی ہیں۔ جن پر بہت بڑی عمارتیں قائم ہیں۔ بعض پہاڑوں میں غاروں کے اندر بھی مندر ہیں اور پہاڑوں کو کاٹ کاٹ کر عجیب قسم کے کمرے اور ستون اور مندر بنائے گئے ہیں۔ ستونوں اور دیواروں پر عجیب نقش و نگار ہے۔ ان مندروں میں بہت اندھیرا ہوتا۔ اندھیرے کی وجہ یہ ہوتی کہ ان کا مذہب خفیہ مذہب ہوتا تھا۔ رسومات مذہب کی ادائیگی کے لئے اندھیرا کا ہونا از بس ضروری ہوتا۔ دیواروں پر ترچھی روشنی سورج کی طرف سے آتی جو چھت کی طرف سے انعکاس کی جاتی۔ بعد میں ملکہ screen walls استعمال کرنے لگے۔

مصر کے یہ ۵ بڑے شہر تھے Sias. Thebeas, Heliopolis Memphis, Alexandria. Thebes میں بہت پرانی عبادت گاہیں موجود ہیں Memphis بہت پرانا دارالخلافہ ہے اور سب سے بڑا مندر وہاں ہے۔ سب سے بڑا فرعون اس میں پوجا کرتا تھا۔ اسکندریہ میں صرف پرانے ڈھیر پائے جاتے ہیں۔ بجز سے پرانے زمانہ کا علم ہوتا ہے ڈیلٹا میں اب مندر موجود نہیں ہیں دریائے نیل کے میدان میں چند پرانے مندر موجود ہیں۔ جن سے عالمگیر تباہی کا پتہ لگتا ہے۔ جو ۱۹ صدی میں آئی۔ نئے گھر بنانے کے لئے ان مندروں کا مسالہ استعمال کیا گیا۔ ستونوں کو توڑ کر باغوں کے Rallews بنائے گئے۔

اب یورپین سیاحوں نے ان کو دیکھ کر ان کے فوٹوز لئے اور نقشے تیار کئے ہیں جو مندر ہزار ہا سال سے عمدہ بنے ہوئے تھے وہ تباہ کر دیئے گئے اور ان کے ٹکڑے لوگوں نے اپنے مکانوں میں استعمال کر لئے آج کل کھدائی کر کے ہزار ہا قسم کے بت نکال رہے ہیں۔ محکمہ آثار قدیمہ بھی بہت کچھ نکال رہا ہے۔ زمیندار پرانی عمارتوں کو کھود کھود کر کھیتوں کے لئے عمدہ کھاد بنا رہے ہیں۔ اصل میں وہ پرانی گواہی مٹا رہا ہے جو کبھی بھی حاصل نہ ہو سکیگی۔ مصر کا ملک فی الحقیقت تباہی کا ایک بے مثال نمونہ ہے کہ کس قدر نقصان انسانی دست برد سے ہوا جو کہ صدیوں تک قدرتی طور پر نہیں ہو سکتا تھا مصر میں بادشاہ کا درجہ خدا کا انسانی شکل میں جسم ہونا یا روح القدس کا اس کے جسم میں رہنا تصور کیا جاتا ہے۔ ہر ضلع کا جدا جدا مقامی بت۔ بادشاہ کا نام Ammon یعنی خدائی تخت کا مالک۔ اس طرح سے دو قسم کے خدا ہوتے ایک مقامی دیوتا۔ دوسرا بادشاہ۔ جس میں کہ مقامی دیوتا مجسم ہوتا۔ ایک تیسری قسم ہوتی۔ یعنی شاہی مذہب بادشاہ دل سے اپنے آپ کو خدا کا روپ کا مجسمہ سمجھتا۔ لیکن کسی چھوٹے دیوتا کا مجسمہ نہ سمجھتا۔ اس کا خدا سورج ہوتا۔ جو کہ اس کا باپ اور وہ خود بیٹا۔ مندروں کی اہمیت اکثر فرعونوں کے پاک اور متبرک ہونے کی وجہ سے ہوتی۔ قدرتی طور پر ان میں سورج کی پوجا بکثرت پائی جاتی۔

بادشاہ اپنی زندگی میں خدا کا روپ سمجھا جاتا اور اس کا جسم بھی مرنے کے بعد پاک سمجھتے گویا کہ وہ روح القدس کے رہنے کی جگہ ہے۔ مردہ بادشاہ کے لئے مندر بنائے جاتے۔ جہاں خدا کی طرح اس کی پوجا پاٹ کی جاتی یہ مندر خوب سجے ہوتے۔ ہر مندر کا جدا انچارج ہوتا اور مردہ بادشاہ کی حفاظت کا اندازہ اس کے معجزہ دکھلانے سے ہوتی۔ ہر شہر اور ضلع کے جدا جدا مندر اور دیوتا۔ اور ہر مندر اور دیوتا وہاں کی دولت کے مطابق اعلیٰ ادنیٰ ہوتا۔ شہر کے مشہور ہونے سے مندر بھی ترقی کرتا۔ چھوٹے دیوتاؤں کی چھوٹی قبریں ہوتیں۔ موت کا دیوتا جدا ہوتا۔ ہر دیوتا کے جدا جدا نام ہوتے ان کی پوجا پاٹ کبھی گھروں میں کبھی کھیتوں میں کی جاتی اور ان کے جدا جدا مندر ہوتے۔ علاوہ بڑے مندر کے۔ غربا اور جہلا کی بہت کم یادگاریں ہوتیں۔ دولتمندوں کی زیادہ

تمام مصری مشترکہ طور پر جانوروں کی پوجا کرتے تین خشکی کے جانور۔ بیل۔ کتا۔ بلا۔ دو پرندوں میں سے ہوتے باز اور دوسرا دو جانور رستوائی ہوتے۔ یعنی عجیب مچھلیاں وغیرہ۔ بعض اور جانور ہوتے۔ جو کہ اپنی اپنی مرضی سے ہر ایک پوجتا۔ جیسے بھیڑ ایک دریائے نیل کی مچھلی جسے Lalus کہتے ہیں کو پوجتے۔ بعض بھیڑیئے کو بعض بڑے بندر کو لنگور کو ریچھ کو۔ ابی سینیا کے قسما قسم کتوں کو بھی پوجتے۔ Thebes کے لوگ Ibis عقاب کی پوجا کرتے۔ بعض دوسرے علاقوں کے شیر کی۔ بعض بکرا۔ بکری کی۔ بعض چوہوں کی کرتے۔ دیوتاؤں کے سر مگرمچھ کی طرح کان گائے کے کانوں کی طرح۔ بعض کے کان بھیڑ کی طرح ہوتے تھے۔

پروفیسر سعود احمد صاحب بخیریت لیگوس پہنچ گئے

مکرم قریشی محمد افضل صاحب لیگوس (نائیجیریا) سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم پروفیسر سعود احمد صاحب بخیریت اپنی بیگم صاحبہ کے ساتھ لیگوس پہنچ چکے ہیں۔

احباب ان کے بقیہ سفر کے لئے بھی دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیر و عافیت کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچا دے جزاکم اللہ

(قائمقام وکیل التبشیر للتحریک جدید)

نائیجیریا میں جلسہ ہائے یوم پیشوایانِ مذاہب

(از مکرم نسیم سیفی صاحب نائب وکیل التبشیر)

مکرم جناب مولوی محمد افضل صاحب قریشی نائیجیریا سے شائع شدہ سرکلر لیٹر میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اگرچہ یوم پیشوایانِ مذاہب کے لئے جماعتوں کو کافی وقت پہلے اطلاع نہ دی جا سکی تھی۔ لیکن اس کے باوجود چونکہ اب تمام احمدی دوست اس جلسہ کی اہمیت سے خوب واقف ہو چکے ہیں۔ دیر سے اطلاع ملنے کے باوجود نہایت جانفشانی سے کام کرتے ہوئے انہوں نے مختلف مقامات پر جلسے منعقد کئے اور معمول کے مطابق خدا کے فضل سے یہ جلسے کافی کامیاب رہے۔

سرکلر لیٹر (Circular Letter) میں مکرم مولوی صاحب موصوف نے گیارہ جماعتوں کی طرف سے آمدہ رپورٹوں کا ذکر کیا ہے۔ دو مقامات پر جہاں پہلے احمدی موجود نہ تھے۔ اور اس کے لئے کبھی کوئی ایسا جلسہ نہ ہوا تھا۔ یہ دگری اور آگبور ہیں۔ اب ان دونوں مقامات پر خدا کے فضل سے مشن قائم ہو چکے ہیں۔ اور باقاعدہ جلسے منعقد ہونے شروع ہو گئے ہیں۔

آگبور میں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک لوکل مشنری بھی متعین ہے۔ اور دار التبلیغ بھی کھل چکا ہے سکول کے لئے زمین حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور امید ہے عنقریب ہی وہاں زمین ملنے پر سکول کی عمارت شروع کی جا سکے گی

قارئین الفضل سے درخواست ہے۔ کہ نائیجیریا میں پاکستانی اور لوکل مبلغین کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں کو بار آور کرے اور احمدیت کو جلد از جلد مستحکم بنیادوں پر قائم کرے آمین

جماعت احمدیہ کی رفتار ترقی

نقشہ بیعت ماہ مئی ۱۹۵۵ء

نام ملک	تعداد بالغ مرد	تعداد مستورات و بچگان	میزان
پاکستان	۶۸	۲۹	۹۷
ہندوستان	۱۶	۱۱	۲۷
میزان	۸۴	۴۰	۱۲۴
نائیجیریا۔ افریقہ	۶	۳	۹
ٹانگا نیکا	۲	×	۲
سوئٹزرلینڈ	۱	۱	۲
بورنیو	۱	×	۱
جرمنی	۱	×	۱
ہالینڈ	۱	×	۱
ہسپانیہ	۱	×	۱
میزان	۱۳	۴	۱۷

پاکستان و ہندوستان میں ۱۲۴ بیعتیں ہوئیں۔ اوسط روزانہ تقریباً ۴ کس رہی۔ ماہ گذشتہ میں اوسط روزانہ ۲ کس تھی۔ تفصیلی نقشہ بغرض ملاحظہ پیش خدمت ہے۔ ان نو مبائعین میں سے ۳۵ احباب نے مبلغین کے ذریعہ ۵۹ احباب نے خود جماعت سلسلہ کے ذریعہ اور باقی ۳۰ احباب نے براہ راست بیعت کی ہے گذشتہ سال کے اسی مہینہ تک کل تعداد ۹۰۹ تھی۔ امسال ۹۷۳ ہے۔ پاکستان کے ۶۹ بالغ مرد نو مبائعین میں سے ۴۸ کی تصدیق کے لئے متعلقہ جماعت سے خط و کتابت کی جا رہی ہے۔

(د بختی)

نیک شہرت

ترکی زبان میں ایک مقولہ ہے۔ کہ جب دولت چلی جائے۔ تو سمجھو کہ کوئی نقصان نہیں ہوا۔ اور جب صحت گر جائے۔ تو سمجھو کہ کچھ نقصان ہوا ہے۔ لیکن جب تم نیک شہرت کھو بیٹھو۔ تو تم یقین کر لو کہ تمہارا کچھ بھی باقی نہ رہا۔ ایک مومن کے لئے نیک شہرت ایک نہایت ہی قیمتی دولت ہے۔ آپ اپنے نمونہ سے اپنے گرد رہنے والوں پر اپنی نیک شہرت

. . . .

- - - - - - - - - - - - - - - - - - -

کا ایسا سکہ بٹھا دیں۔ کہ جب آپ کی طرف دشمن کوئی غلط بات منسوب کرے۔ تو آپ کے ہمسائے کہہ اٹھیں۔ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ۔ غرض زبانی تبلیغ سے عملی نمونہ ہدایت کا زیادہ موجب ہوتا ہے۔ پس آپ ایک نمونہ کے احمدی بنیں تا آپ کے ہمسائے آپ کی نیکی۔ پاکیزگی سے متاثر ہو کر مجبور ہو جائیں۔ کہ وہ بھی اسی راہ پر چلیں جس راہ پر چل کر آپ نے ان کو مجبور کر دیا ہے۔ کہ وہ آپ کی تقلید کریں۔

(مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت میری ہمشیرہ کلثوم بیگم صاحبہ بنت سید فتح علی شاہ صاحب مہدی پور مورخہ ۱۳ جون کھیالیاں ضلع سیالکوٹ میں وفات پا گئی ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں:۔

(خاکسار سید احمد علی سیالکوٹی مبلغ سلسلہ مولوی باڑہ شہر حیدر آباد (سندھ))

مُراسلہ

مکرم و محترم جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کی مجلس میں پنجاب یونیورسٹی کے اس سال کے مولوی فاضل کے پرچہ جات پر غور و خوض کیا گیا مجلس اساتذہ کی طرف سے مندرجہ ذیل امور تین پرچوں کے بارے میں جناب رجسٹرار صاحب پنجاب یونیورسٹی کی خدمت میں نہایت ادب سے پیش کئے جاتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ اس سال امتحان دینے والے طالب علموں کے ساتھ بھی مناسب سلوک کیا جائے گا۔ اور آئندہ ممتحن حضرات کو اس سلسلہ میں مناسب ہدایات جاری فرمائی جائیں گی

۱۔ **پہلا پرچہ**:۔ پہلا پرچہ فقہ کا ہے جس میں مؤطا امام مالک بطور فقہ کی کتاب شامل ہے۔ مگر اس پرچہ کا سوال $\frac{VI}{}$ کا ایک حصہ غیر متعلق ہے۔ کیونکہ اس کا تعلق حدیث سے ہے نہ کہ فقہ سے یہ حصہ سوال میں ان الفاظ میں درج ہے "کیا یہ حدیث مفصل ہے یا نہیں اور یہ کہ فن حدیث میں اس قسم کی مرویات کو کیا کہتے ہیں۔ اور ان کے لئے طے شدہ طریق عمل کیا ہے" پس یہ دس نمبر کا سوال آؤٹ آف کورس ہے۔ نیز سوالات میں انتخاب کا حق بھی نہیں دیا گیا۔

۲۔ **دوسرا پرچہ** (۱) نظم کے پرچہ میں ۱۸ نمبر کے سوالات یعنی ۱۸% آؤٹ آف کورس ہیں۔ سوال ۳ جو دس نمبروں کا ہے۔ علم عروض سے تعلق رکھتا ہے۔ حالانکہ عروض کی کتاب اس دفعہ نصاب سے خارج تھی۔ (ملاحظہ ہو یونیورسٹی کیلنڈر) (۲) سوال ۸ جو آٹھ نمبروں کا ہے۔ اس کا تعلق الادب العربی سے ہے۔ کیونکہ ابو القاسم حماسی کا اپنا کلام مولوی فاضل کے نصاب میں درج نہیں۔ تو پھر اس کے کلام پر تنقیدی سوال کا تعلق الادب العربی سے ہوا حالانکہ الادب العربی نظم کے پرچہ سے اس دفعہ خارج کر دی گئی تھی۔ ملاحظہ ہو یونیورسٹی کیلنڈر۔ علاوہ ازیں سوال ۸ کا جواب عربی زبان میں طلب کیا گیا ہے۔ یہ بھی خلاف قاعدہ ہے کیونکہ یونیورسٹی نے طلبہ کو اختیار دے رکھا ہے۔ کہ جوابات اردو زبان میں دیں مگر ممتحن نے یہ اختیار بھی چھین لیا ہے

۳۔ پانچواں پرچہ:۔ (۱) پرچہ بالعموم مشکل ہے۔ اور لمبا ہے۔ متوسط درجہ کے طلبہ کی قابلیت کو ملحوظ رکھ کر پرچہ نہیں بنایا گیا۔

(۲) حدیث کا سوال ۸ قابل غور ہے۔ یہ پانچ سطروں کا سوال ہے۔ جو دراصل کئی سوالوں پر مشتمل ہے۔ اور نمبر صرف دس رکھے گئے ہیں۔ ممتحن نے پرچہ کو مشکل ترین بنانے کی کوشش کی ہے سوال ۸ کی عبارت اور جناب یونیورسٹی کے ملاحظہ کے لئے درج ذیل ہے۔

"خبر متواتر۔ خبر مشہور۔ خبر عزیز۔ خبر غریب کی تعریفیں کر کے اُن کے احکام قلمبند کریں۔ خبر متواتر کی کوئی مثال بھی پیش کریں۔ حافظ ابو عمرو بن الصلاح وغیرہ کا خبر متواتر کے متعلق کیا خیال نقل ہوا ہے۔ اور حافظ ابن حجر نے اس خیال کی تردید کس طرح کی ہے۔ نیز خبر واحد کی حقیقت تحریر کر کے بتائیں۔ کہ اقسام اربعہ مذکورہ بالا میں سے کونسی قسم خبر واحد سے خارج اور کونسی قسم اس میں داخل ہے؟"

ان حالات میں مجلس اساتذہ جامعہ احمدیہ جناب رجسٹرار صاحب پنجاب یونیورسٹی سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ ممتحن صاحبان کو طلبہ کی مشکلات کا خیال رکھنے کی ہدایت فرمائیں

(خاکسار ابو العطاء پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ)

درخواست ہائے دعا!

تمام احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (رشید احمد اسحٰق)

(۲) احباب سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے بی اے میں اور برادرم عزیز مبارک احمد کو ایف اے میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔ اور دین و دنیا کی برکت کا بلوث بنائے۔ (عبد الحفیظ خان سلطانپورہ لاہور)

(۳) فدوی نے امسال ایف۔ ایس سی میڈیکل کا امتحان دیا ہے۔ بندہ کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (احقر عبد المنان جاوید سیالکوٹ)

(۴) امسال عزیز عبد اللطیف صاحب نے ایل ایل۔ بی اور عزیز عبد الوہاب صاحب نے ایف۔ ایس۔ سی کے فائنل امتحان دیئے ہیں اُن کی اعلیٰ کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (فضل الدین سپرنٹنڈنٹ ہائیکورٹ لاہور)

(۵) مکرم حکیم عبد الرشید صاحب اجنالوی ریہ مٹھا بازار لاہور ایک ہفتہ سے عارضہ بخار شدید طور پر بیمار رہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرماویں۔

(نذیر احمد سیالکوٹی جودھامل بلڈنگ لاہور)

اعلان گمشدہ

مسمی غلام محمد ولد میر بلند ذات جٹ ڈھینڈسہ سکنہ چک ۳۲ جنوبی ضلع سرگودھا جس کا حلیہ قد ۵ فٹ ۱۰ انچ۔ رنگ سانولا۔ دائیں آنکھ میں تل۔ گول چہرہ میلی کھدر کے کپڑے پہنے ہوئے۔ سر پر ٹوپی۔ چھوٹی داڑھی عمر ۲۵ سال ہے ایک ماہ سے لاپتہ ہے دوست تلاش فرمائیں معاوضہ دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(خاکسار ہدایت اللہ معرفت علی نمبردار چک ۳۲ جنوبی ضلع سرگودھا)

کُنری (سندھ) میں ۲ دو جلسے

قصبہ کنری میں سنّی احباب کی ایک مسجد ہے جس میں پچھلے سال سے ایک مجددی مدرسہ دینیات بھی ہے۔ اس مدرسہ کے لئے چندہ کی ضرورت پڑی تو اس کے سرپرستوں نے پچھلے دنوں کنری اور اس کے گردو نواح میں ایک اشتہار سندھی زبان میں چھپوا کر تقسیم کیا کہ ۳۰-۳۱ مئی ۱۹۵۰ء کو قصبہ کنری میں ایک بڑا بھاری جلسہ منعقد ہوگا جس میں علاوہ دیگر مسائل اسلامیہ کے شیعہ وہابی اور قادیانیوں کے "مضحکہ خیز" عقائد بھی بیان کئے جائیں گے۔ لہذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ کثیر تعداد میں شریک جلسہ ہوں "مضحکہ خیز" عقائد کے متعلق اعلان پڑھ کر ہمیں خیال ہوا کہ داعیان جلسہ نے دانشمندی سے کام نہیں لیا۔ اس وقت پاکستانیوں کے لئے یہ بات ہرگز زیبا نہیں کہ مذہب کے نام پر باہمی الجھاؤ کے مواقع پیدا کر کے اپنی قوت وحدت اور ملکی قوت کو کمزور کرلیں۔ کیونکہ پاکستان ایک نوزائیدہ مملکت ہے اور اس کے اردگرد دشمنوں کی کمی نہیں جو مسلمانوں میں نفاق وشقاق چاہتے ہیں۔ دانشمندی کا تقاضا یہ ہے کہ سب پاکستانی اتفاق واتحاد سے مل کر رہیں۔ چنانچہ ان خیالات کے پیش نظر ہم نے کلکٹر صاحب ضلع اور پولیس افسران کو جلسہ کے اشتہار کی طرف توجہ دلائی اور درخواست کی کہ وہ مہربانی کر کے انشقاق ومنافرت پھیلانے والے اقدام کی روک تھام فرمائیں۔ ہاں تنقید یا تبادلہ خیالات شریفانہ طریق سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ ہم کسی ایسے جلسہ کے خلاف نہیں اور نہ ہو سکتے ہیں کہ جو شرافت وتہذیب کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے کیا جائے اور جس میں کسی کے خلاف بہتان طرازی نہ ہو۔ ذمہ وار حکام نے کمال شرافت وخندہ پیشانی سے ہمیں یقین دلایا کہ وہ اس بات کا خیال رکھیں گے، اور داعیان جلسہ کو محتاط رہنے کی ہدایت کردیں گے

اس کے علاوہ مکرمی مولوی عبدالباقی صاحب ایم اے، مکرمی مرزا صالح علی صاحب (صدر ونائب صدر جماعت کنری) اور مکرمی سید فضل الرحمن صاحب فیضی کو جناب پیر سرہندی صاحب مجددی سے بھی ملاقات کا موقعہ ملا۔ پیر صاحب موصوف کی خدمت میں بھی ہمارے ہر سہ احباب نے جب مذکورہ بالا خیالات کا اظہار کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ دراصل اشتہار لکھنے والے نے احتیاط سے کام نہیں لیا۔ ورنہ کسی جماعت پر حملے کرنا ہمارا مقصود نہیں اور اس جلسہ کا اصل مدعا تو مدرسہ کے لئے چندہ فراہم کرنا ہے۔ مشتہرین نے اختلافی عقائد کے متعلق اسلئے اشتہار میں ذکر کیا ہے کہ اسکو پڑھ کر زیادہ لوگ جلسہ میں آئینگے

۳۰ مئی کو حسب اعلان مدرسہ کا جلسہ کنری میں شروع ہوا۔ باہر سے چند سنّی علماء کرام بھی تشریف لائے تھے۔ جنہوں نے پہلے دن تو اپنی تقریروں میں پوری احتیاط سے کام لیا اور جناب پیر سرہندی صاحب نے جو تقریر فرمائی وہ تو بالخصوص اچھے ناصحانہ انداز کی تھی۔ اس دن کی محتاط ودانشمندانہ کارروائی کو سب شرفاء نے پسند کیا۔ لیکن بعد میں سنا گیا کہ بعض شائقین خاص نے مطالبہ کیا ہے کہ جلسہ میں گرماگرم تقریریں ہونی چاہئیں تاکہ عوام میں دلچسپی بڑھے اور چندہ خوب وصول ہو چنانچہ دوسرے دن ۳۱ مئی کو جلسہ کا رنگ بدل گیا اور لاہور کے ایک مولوی محمد عمر صاحب نے عام واعظوں کی طرح عقائد احمدیہ کو بہت توڑ مروڑ کر سامعین کے سامنے بیان کیا اور تمسخر واستہزاء سے کام لیتے ہوئے پبلک کو خوب مغالطہ دیا

آخری تقریر کی رپورٹ سنکر ہمیں لاہوری مولوی صاحب کے نازیبا وغیر عالمانہ طرز بیان پر بہت افسوس ہوا اور ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ اسی دن کنری میں شبکو اپنا ایک پبلک جلسہ منعقد کرکے غلط فہمیوں کو دور کیا جائے لہذا عصر کے بعد قصبہ میں احمدیہ جلسہ کی تمام منادی کرا دی گئی۔ اور حسب موقعہ تبلیغی لٹریچر بھی تقسیم کیا اسکے بعد قصبہ کنری کے ایک موزوں مقام پر جو مرزا صاحب کا چوک کہلاتا ہے۔ ٹھیک ۹ بجے شب کو ہمارا جلسہ شروع ہوا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرمی جناب ڈاکٹر احمد دین صاحب نے فرمائی۔

مبلغین جماعت جناب مولوی غلام حیدر صاحب۔ جناب مولوی سنئیر احمد علی صاحب اور جناب مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے یکے بعد دیگرے وفات مسیح نبوت وصداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہایت سنجیدہ وعالمانہ اور مدلل تقاریر فرمائیں اور آخیر میں جناب مولوی عبدالمالک خاں صاحب کی اختتامی تقریر ہوئی۔ آپ نے اسلامی اخلاق ومحبت کا ایک سماں باندھ دیا اور سامعین سے پرزور اپیل کی کہ وہ وقت کی نزاکت کو سمجھیں آشتی ومحبت سے اختلافات کو سمجھ کر دور کرنے کی کوشش فرمائیں اور یہ تہیہ کرلیں کہ حضرت خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کو دنیا پر غالب کر کے دم لینگے۔ احمدیت کا یہی مقصد ہے۔ جماعت احمدیہ کوئی نیا فرقہ نہیں۔ یہ اصل اسلام کی شیدائی جماعت ہے۔ غرضیکہ ہمارے علماء کرام نے جملہ اعتراضات کے مدلل جوابات دیتے ہوئے اصل اسلام وصداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی پبلک کے سامنے پیش فرمایا اور ذہن نشین کرادیا۔

کاروبار صادقاں ہرگز نہ ماند ناتمام
صادقاں را دست حق باشد نہاں اندر آستیں

(سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کنری)

وصیت

۲۵۹۶ میں امۃ الحی سعیدہ زوجہ چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر عمر ۲۳ سال ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳ / ۵۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر مبلغ -/۲۰۰۰ دو ہزار روپیہ اور زیور طلائی دس تولہ سات ماشہ اور زیور نقرئی انیس تولہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبدہ:۔ امۃ الحی سعیدہ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ سعید احمد عالمگیر بی اے ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد:۔ مرزا محمد صدیق بیگ بقلم خود

کوٹری میں دریائے سندھ پر بند کی تعمیر کا کام ۱۹۵۲ء میں مکمل ہوگا

لندن ۲۴؍جون۔ دریائے سندھ پر کوٹری کے مقام پر بند تعمیر کرنے کے سلسلہ میں ۲۷ برطانوی فرمیں ۴۰ لاکھ پونڈ کی مالیت کا سامان اور مشینیں سپلائی کر رہی ہیں۔ پاکستان کے گورنر جنرل خواجہ ناظم الدین نے گذشتہ فروری میں کوٹری کے مقام پر پن بجلی کا کارخانہ اور زراعتی بند کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ توقع ہے۔ کہ یہ سکیم ۱۹۵۲ء میں تعمیر ہو جائے گی۔ برقی قوت پیدا کرنے کے علاوہ ۲ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ کی مالیت کی یہ سکیم ۲۷۵۰۰۰۰ ایکڑ قطعہ زمین کو سیراب کرے گی۔ اور پاکستان کے دارالحکومت کو پانی مہیا کرے گی۔ یہ بند تین ہزار فٹ طویل ہوگا۔ اور اس کے ۴۴ پشتے ہوں گے۔ ایک برطانوی فرم بڑے بند اور چھوٹی نہروں کے بندوں میں پشتوں کے فولادی دروازے فراہم کرے گی۔ کوٹری کے بند کی ۴۴ محرابیں ہوں گی۔ یعنی اس کے دروازے زیادہ گہرے ہوں گے یہ دروازے ۶۰ فٹ عرض کے ہوں گے۔ اس کے علاوہ ایک جانب کھلے محراب بھی ہوں گے۔ جن میں دریا کے دھارے کو بدلنے کے لئے قفلی دروازے لگائے جائیں گے۔ لندن کی ایک اور انجنیرنگ فرم بیرج کے اوپر سڑک کی تعمیر کا سامان فراہم کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ یہی فرم دریا کے دائیں کنارے پر آبپاشی کی نہروں کے لئے ۴۴ فٹ عرض کے چھ دروازے فراہم کر رہی ہے۔

دریائے سندھ میں طغیانی کی روک تھام

سکھر ۲۳؍جون۔ حکومت دریائے سندھ میں طغیانی کی ابھی سے روک تھام کر رہی ہے۔ سکھر سے ۹ میل کے فاصلہ پر جہاں پانی کا چڑھاؤ سب سے زیادہ ہے۔ اس وقت پانی پچھلے سال سے ۳ فٹ کم ہے۔ احتیاطی تدابیر کے طور پر سکھر میں بیگاری کے بند کو زیادہ مضبوط بنایا جا رہا ہے۔ پچھلی دفعہ طغیانی کے سبب جو ریگولیٹر ٹوٹ گیا تھا۔ اسے دوبارہ تعمیر کر دیا گیا ہے۔ اور جو شگاف پڑ گئے تھے۔ انہیں بھر دیا گیا ہے۔

پاک بھارتی تجارتی مذاکرات

کراچی ۲۴؍جون۔ بھارت حکومت اور حکومت پاکستان کے نمائندوں کے درمیان اس سامان کے متعلق جو پاکستان آنے کے لئے بھارت میں رکا ہوا ہے۔ اور بھارت جانے کے لئے پاکستان میں رکا ہوا ہے۔ مذاکرات آج بھی جاری رہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر پہلو پر گفتگو کی جا چکی ہے

افغانستان میں آزادی کی تحریک میں حصہ لینے والوں کی گرفتاریاں

بنوں ۲۴؍جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت افغانستان نے جنوبی علاقے کے کئی کسانوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اور متعدد کسانوں کو ان کی زمینوں سے بے دخل کر دیا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کسانوں میں یہ سختیاں عوامی جمہوری تحریک میں حصہ لینے کی پاداش میں کی جا رہی ہیں۔ اس تحریک کے عارضی طور پر دب جانے کے بعد بہت سے افغان پاکستان۔ وزیرستان اور کرم ہجرت کر آئے تھے۔

تیل دریافت ہونے کی خبر کی تردید

کراچی ۲۴؍جون۔ یونائیٹڈ پریس آف پاکستان نے کراچی کے باخبر حلقوں کے حوالے سے پتھاریا کے جنگلات میں تیل دریافت ہونے کی خبر کی تردید کی ہے۔ ان حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ ابھی تو ان جنگلات میں کنوئیں کھودنے کا کام بھی شروع نہیں ہوا۔ تو یہ کیسے کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہاں تیل مل گیا ہے۔ یہ کام صرف اگلے موسم خزاں میں شروع ہو سکتا ہے۔ ان حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ اس علاقے میں آج سے ۲۵ سال پہلے برما آئیل کمپنی نے بہت تھوڑی مقدار میں تیل نکالا تھا۔ مگر یہ کنواں جس سے یہ تیل نکالا گیا تھا۔ اب بند پڑا ہے۔ اس کے بعد ۱۹۲۷ء اور ۱۹۳۳ء میں بھی کوشش کی گئی۔ اب جبکہ باؤنڈری ایوارڈ کے تحت یہ جنگلات پاکستان کو مل گئے ہیں۔ تو وہاں کچھ کام شروع کرنے کا تہیہ کیا گیا ہے۔

شکارپور میں صنعتی مرکز کا قیام

شکارپور ۲۴؍جون۔ علی گڑھ کے تالے بنانے والوں اور مراد آباد کے برتن بنانے والوں کا یہاں ایک صنعتی مرکز قائم کیا گیا ہے۔ اس مرکز میں ۲۵۰ سے زیادہ مہاجرین کام کر رہے ہیں۔ یہ مرکز صنعتی ترقیاتی بورڈ کی نگرانی میں کام کرے گا۔ آج اس مرکز کا سندھ کے وزیراعظم قاضی فضل اللہ نے معائنہ کیا۔ اور مہاجرین کے کام کو سراہا۔

شیخ عبداللہ کے بیان سے اتحادی حلقوں میں پریشانی

سری نگر ۲۴؍جون۔ کشمیر میں رائے شماری کے متعلق شیخ عبداللہ کے تازہ بیان نے سرکاری اور غیر سرکاری حلقوں میں بڑی پریشانی پیدا کر دی ہے۔ اور لوگ یہ سوچنے لگے ہیں۔ کہ کشمیر میں آزادانہ رائے شماری کبھی ممکن بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ ٹائمز آف انڈیا کا نامہ نگار مقیم سری نگر رقمطراز ہے۔ کہ شیخ عبداللہ کے بیان سے یہاں کے غیر ملکی طبقہ کو ازحد تعجب ہوا ہے۔ اور ایسے نازک وقت میں جبکہ اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ شیخ کے اس بیان کو انتہائی غیر دانشمندانہ قرار دیا جا رہا ہے۔ کشمیر میں اتحادی قوموں کے نمائندہ سر اوون ڈکسن نے اس بیان پر تبصرہ کرنے سے انکار کیا۔ لیکن اتحادی قوموں کے حلقوں کو اس غیر متوقع بیان سے صدمہ پہنچا ہے۔

رنگون میں پنڈت نہرو کی تقریر

رنگون ۲۴؍جون۔ بھارتی وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے یہاں ایک کثیر اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے برما اور ایشیا کے دوسرے نو آزاد ممالک میں اتحاد کی ضرورت پر زور دیا۔ برمی وزیراعظم مسٹر تھاکن نو نے اجلاس کی صدارت کی۔ بعد میں ایک پریس کانفرنس میں پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ سوشلزم اور کمیونزم کی بحثوں میں الجھنے کی بجائے ایشیائی قوموں کے لئے یہ بہتر ہے۔ کہ وہ اپنے مخصوص ملکی اور قومی مسائل کو حل کرنے کے لئے عملی قدم اٹھائیں۔ انہوں نے دہشت پسندی کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ کہ جنوب مشرقی ایشیا میں اشتراکیت نے جہاں کہیں قومیت پرستی کی مخالفت کی۔ وہاں وہ کمزور ہو گئی۔ لیکن جہاں اس نے قومیت پرستی کی تحریک سے تعاون کیا۔ وہاں اس نے فروغ پایا۔

مزدور ادارہ میں ایشیائی ممالک کی نمائندگی

جینیوا ۲۴؍جون۔ بین الاقوامی مزدور ادارہ میں لنکا کے مندوب مسٹر جیاد کرما نے ادارہ کی کانفرنس میں آج کہا۔ کہ وقت آ گیا ہے۔ کہ ایشیائی ممالک کو مزدور ادارہ کی مجلس منتظمہ میں مناسب نمائندگی دی جائے۔ انہوں نے کہا۔ کہ متعدد ایشیائی ممالک کی آزادی کے بعد مشرق اور مغرب کے مابین توازن بدل گیا ہے۔ اور یہ توقع کی جاتی ہے۔ کہ مزدور ادارہ ایشیائی ممالک کے عوام کی مجلسی اور اقتصادی ترقی کی طرف زیادہ توجہ دیگی۔

انبالہ میں شدید طوفان بادوباراں

انبالہ ۲۴؍جون۔ کل رات انبالہ میں ایک زور کا جھکڑ چلا۔ جس کی وجہ سے ایک شخص ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ جھکڑ کی رفتار ۵۴ میل فی گھنٹہ تھی۔ بے شمار درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ اور تار کے کھمبوں پر گرنے سے کئی کھمبے اکھڑ گئے۔ اور بجلی بھی کافی عرصہ تک بند رہی۔ دہلی۔ انبالہ اور لدھیانہ کے درمیان تار کا ذریعہ منقطع ہو گیا۔ تین افراد کو زخمی حالت میں ہسپتال پہنچا دیا گیا۔ جھکڑ کے بعد موسلا دھار بارش ہوئی۔ جس سے پارہ تین درجے گر گیا۔ طوفان بادوباراں سے عارضی طور پر تمام کاروبار منقطع ہو گیا۔ ایک راہگیر پر ایک بجلی کا کھمبا گر گیا۔ جس سے وہ شدید طور پر مجروح ہوا۔ انبالہ پوسٹ آفس کا ایک چپڑاسی شدید طور پر مجروح ہو گیا۔ جس کے سر پر اس کا چھجہ آ گرا تھا۔

صدر جمہوریہ بھارت کا نیا آرڈیننس

نئی دہلی ۲۴؍جون۔ صدر جمہوریہ بھارت نے آج ایک آرڈیننس جاری کیا ہے۔ جس کے ذریعہ مرکزی نظر بندی کے قانون مجریہ ۱۹۵۰ء کی دفعہ ۱۴ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دو اور ترمیمات کی گئی ہیں۔ واضح رہے کہ یہ قانون ہندوستانی پارلیمنٹ نے ۲۴ فروری کو منظور کیا تھا۔ اور اس قانون کے جائز ہونے کو مادھرا کے کمیونسٹوں نے چیلنج کیا ہے۔ جن کی ہیبس کارپس درخواستیں سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہیں۔

امریکی طیارہ پاش پاش ہوگیا

بیڈفورڈ ورجینیا ۲۴؍جون ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ بحری بیڑے کا آزمائشی طیارہ آگ لگنے کے باعث تلف ہو گیا۔ طیارہ کے اتلاف کے باعث تین مسافر مارے گئے۔

بین المملکتی تجارت کو فروغ دینے کیلئے مشترکہ تجارتی بورڈ کے قیام کی تجویز

امرتسر ۲۴؍جون۔ کل یہاں پاکستانی تاجروں کا خیر سگالی وفد اور بھارت کے تجارتی نمائندوں کی کانفرنس میں ایک مشترکہ پاک بھارتی تجارتی بورڈ یا ایوانِ تجارت قائم کرنے کی تجویز پیش کی گئی۔ جو دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کو فروغ دینے اور تمام بین المملکتی تجارتی مناقشات کو دور کرنے کے ساتھ اشیائے برآمد کے معیار کو برقرار رکھنے کا کام سرانجام دے گا۔ کانفرنس میں اس امر کا اعتراف کیا گیا۔ کہ برِّعظیم پاک بھارت کی اقتصادی خوشحالی کا دارومدار دونوں ملکوں کے باہمی تعاون اور خوشگوار تجارتی تعلقات پر ہے۔ اور دونوں ملکوں کے تجارتی مفاد کا تقاضا ہے۔ کہ بین المملکتی تجارت میں اس وقت جو موانع حائل ہیں۔ انہیں دوستانہ تعلقات بحال کر کے دور کر دیا جائے۔ کل چائے کے سوداگروں کی ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر لال چند مہرہ کی جانب سے پاکستانی وفد کے اعزاز میں لنچ دیا۔ انہوں نے پاکستانی تاجروں کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس امر پر مسرت کا اظہار کیا۔ کہ دونوں پنجابوں کے بچھڑے بھائیوں کو آخرکار ایک خوشگوار اور دوستانہ ماحول میں ملاقات کرنے کا موقع ملا ہے۔ اور یہ خوشی کا مقام ہے۔ کہ بالآخر دونوں جانب سے معقولیت کا مظاہرہ کیا جانے لگا ہے